

تلمیخص

# تاریخ دربار شاهنشاهی

مؤلف

مولوی مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب بی، ا

محقق

مولوی علامہ شریوانی ام، ا  
ناظر آثار قدیمہ سرکار عالی

۱۹۲۰ء



# منتخب التواریخ تاریخ بہادر شاہی

میرے کرم دوست مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب نے جنہیں صورتی صورتی شاعری اور سارے رماہ علوم و فنون کا شوق ہے۔ چند روز ہوئے مجھ سے جگ جیون۔ اس گجراتی کی تاریخ بہادر شاہی کا ذکر کیا تھا۔ ڈاکٹر ریو نے منتخب برطانیہ کی فارسی قلمی کتابوں کی فہرست میں اس تاریخ پر تبصرہ کیا ہے (ملاحظہ ہو جلد اول صفحات ۲۳۱ تا ۲۳۲) لیکن میری نظر سے کتاب کا کوئی نسخہ نہیں گزرا تھا۔ اس لئے میں نے مرزا صاحب سے کہا کہ اگر اصل نسخہ یا اس کی نقل مجھے بھی دکھا دیجئے تو کمال عنایت ہوگی۔ چند روز بعد وہ کتاب کے اس حصے کی جو اس کالم لہاب ہے۔ نقل لے کر میرے پاس آگئے۔ فرحت اللہ بیگ صاحب کے علمی شوق کے علاوہ دو باب کامیرے اوپر بڑا اثر ہوا۔ اول ان کی غیر معمولی ذہانت اور مہارت کا جن اصحاب قلمی نسخوں سے اکثر کام پڑتا وہ جانتے ہیں کلاصطلاحات اور غیر مانوس ناموں کا بڑھنا کتنا دشوار کام ہے۔ لیکن فرحت اللہ بیگ صاحب نے ان اصطلاحات کو اس صحت سے پڑھا ہے کہ میں ذہنگ رہ گیا۔ دوم کتاب کے اجزائے نقل کرنے میں انھوں نے صرف ان ہی اوراق کو منتخب کیا جس کو ڈاکٹر ریو نے بھی کتاب کی اصل جان خیال کیا تھا۔ حالانکہ مرزا صاحب کی نظر ڈاکٹر ریو کا تبصرہ کبھی نہیں گزرا تھا۔

جگت جیون داس کے حالات کسی اور کتاب میں درج نہیں ہیں لیکن اس تالیف سے پتہ چلتا ہے کہ گیارہ پانچ ہجری ہیں (یعنی شاہنشاہ اورنگ زیب کے عہد میں) اس کو شاہی ہرکارے کی خدمت پسند ہونی تھی ہندو کے منسلک پادشاہوں کی تاریخ کے بڑے اخذ صوبہ جات کے وقائع نگاروں کے روزنامے یا شاہی ہرکاروں کے بیانات ہیں۔ جگت جیون داس لکھتا ہے کہ اس خدمت پر مقرر ہونے کے بعد اس نے بھی واقعات کو لکھنا شروع کر دیا۔ ایک جگہ یہ بھی لکھتا ہے کہ ۱۱۹۹ میں مجھ کو بہادر شاہ کے دربار میں لاہور میں پیش کیا گیا اور خلعت عطا ہوا۔ اس وقت میں دو برس سے لاہور میں وقائع نگاری کی خدمت پر ممتاز تھا۔

اپنی اجمالی عدالت عالیہ میں مہدی کی خدمت پر ممتاز ہیں۔

ہر کاروں کے تقرب کے وقت مستعدی و فاداری اور راستہ بازی کا ضرور خیالی رکھا جاتا ہو گا۔ کیونکہ عین اوقات نہایت اہم خدمات ان سے سر انجام پاتی ہیں۔ ہتہ بازی کا ہنزادہ خرم و جنیر میں جہانگیر کے انتقال کی خبر پہنچانا اس وقت کھٹنا سر سے ذہن میں آگیا۔ بہنیر سے جنیر کا فاصلہ پندرہ سو میل کے قریب سمجھنا پاہتے ہیں۔ ارد میں اس مسافت کو طے کرنا اس زمانہ کے برکاروں کی مستعدی اور ڈاکٹ پوکی کے عمدہ انتظام کی دلیل ہے۔

کتاب کے اختتام پر جگ جیون داس کے نام کے ساتھ ہتہ کا لقب اور لفظ گوہر سے اس کی ذات کی تخصیص بھی کی گئی ہے۔ ڈاکٹر ریون نے اپنے تبصرہ میں ٹولف کو جگ جیون داس ولد منوہر داس گجراتی لکھا ہے جس میں تفصیلات معلوم نہیں ہوتا۔ ہتہ کا لفظ جو آج کل ایک پارسی نام ہو گیا ہے تین سو چار سو برس قبل گجرات اور کاٹھیاواڑ میں شل رائے ہا کر وغیرہ کے عزت کے واسطے استعمال ہوتا تھا۔ تاریخ میں بہارسی داس ہر کا ہے کے نام کے قبل بھی ہتہ کا اعزاز ہی لقب درج ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بھی علاقہ گجرات کا رہنے والا تھا۔ کتاب کے مطالعہ کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ ٹولف کوئی بڑا عالم یا پایہ کا مورخ نہیں تھا لیکن بعض واقعات

دیکھی سے حالی نہیں۔ دیباچہ میں تالیف کی وجہ اس طرح بیان کی گئی ہے۔

”بخط ناقص اس خوش چین خرم خنوری گزشتہ کا اکثر اہل دانش تاریخ بادشاہان ہر دیا اور علوہ عمدہ بطول کلام نگاشتہ اندسا تا باغ تواریخ کہ شعر برا حوال بادشاہان دہلی و گجرات وغرین سندھ و بار و گلبرگہ و بنگالہ و جو پور وغیرہ ملک شرقیہ و حکام ملتان و دکن کہ بہنیر بادشاہیہ و قطب الملکیہ و نظام شاہیہ و عماد شاہیہ و فاروقیہ جاہد حکومت کر وہ اند۔ عبارت موج کے نوشتہ۔ لہذا بقدر حوصلہ از تواریخ معتبر، استنباط مزودہ بلیقہ داشت و بقلم اختصار نگاشت۔ اگر منظور نظر صاحب نظر آن گرد دینے سعادت است۔“

ایک اور مقام پر اس طرح لکھا ہے۔

”سو داس سواد دس لکھزار ایک صد و پنج، بحر مقد۔ در سلک بندگی بند بائے درگاہ عالم پناہ انلاک یافتہ بجدت ہر کارگی کہ عبارت از سوانح نویسی است اسرین گشت۔ لہذا از ہاں ابتدا بقدر حوصلہ و عبارت مایقری تحریر احوال نصرت نال بہادر شاہی می نماید و چون خلاصہ اس تحریر مصروف بہ تسوید مضامین مختصر است بنا بر آن بطریق یادگار کے از ہزار کہ لا بد

۱۔ جہانگیر کا انتقال راجہ علاؤ الدین میں ہوا۔ بہاری کو آصف خان نے بہنیر سے ہنزادہ خرم کو اطلاع دینے کے لئے روانہ کیا۔  
 ۲۔ اہل عبارت جو خاتمہ کتاب پر درج ہے ’تاریخ غرہ بیچ الثانی‘ سلفہ محمد شاہی روز پنجشنبہ یا تمام سید نے غرہ تواریخ منتخب تصنیف ہتہ جگ جیون داس گجراتی کا رہا ہوا۔

واہل مطالعہ، طول کلام، تنسیع اوقات، سازد و نہ آنقدر کم کہ ہرچہ جو بد و نیا بد مسطورہ در نوم  
ماخت۔ العافیت بالعاقبت۔

مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب نے کتاب کے اُس حصہ کو جو بہادر شاہ سے متعلق ہے پورا نقل کر دیا ہے۔  
اور ہندوستان کے اور سلاطین کے احوال کے متعلق یہ توضیح کر دی ہے کہ کتاب میں کتنے صفحات اون کے ذکر پر  
مشتمل ہیں۔ علاوہ ازیں ان بادشاہوں کی تاریخ کے متعلق جو کچھ کتاب میں لکھا گیا ہے اُس کا نمونہ بھی پیش کر دیا ہے،  
علم دوست احباب کو مرزا فرحت اللہ بیگ صاحب کا ممنون ہونا چاہئے کہ ان کی سعی سے اہل کتاب کی تلخیص جو  
اب تک شائع نہیں ہوئی تھی۔ ہدیہ ناظرین کی جاتی ہے۔

غلام نیر والی

## ذکر بادشاہ

چوں خلاصہ تسوید سواد این بیاض کہ بیاض دیدہ اہل بصیرت است اجمال فرزندہ آمل وقتونات الازمان  
حضرت خدیو گیہاں خداوند زمان بادشاہ بادشاہان ابونصر سید قطب الدین محمد معظم شاہ عالم بہادر شاہ غازی  
بمذاق قدر حوصلہ مفصل مسطر گشتہ ہر دہم بیع الادل سستہ پنجاہ و یک عالمگیری فتح کہ اناتر فتوحات غیبی توفیق  
اولیائے دولت قاهر گشت۔ و از غرہ ذی الحجہ سستہ مذکور سستہ احد جلوس و الامتقر شد۔ میر بیع الزمان مخاطب  
باجتہی خان ظل اللہ دین پناہ تاریخ این فتح عظمیٰ یافتہ اگرچہ اکثر صاحب طبعان و مورخان بقدر سلیقہ خود تاریخ نوشتہ  
اما مختصر و موزوں و موقع و بجا چنان الفاظ بیع کیے نشیدہ۔ **سیت**  
سخن زانگو بیاید گفت پیش ہر سخن سنجے کہ برگرد سخن گردد چو برگرد سخن گردد  
تفصیل این اجمال در اجلاس مذکور خواہد شد۔

## ذکر محمد اسلم اولاد

حضرت خلد مکان عالمگیری بادشاہ را در ابتدا سے جلوس چہار سپر بودند۔ محمد سلطان۔ محمد معظم۔ محمد اعظم۔  
محمد اکبر چنانچہ محمد سلطان در جنگ وارا شکوہ و شجاع عمہائے خود ترددات نمایاں نمودہ۔ بعد روز سے چند  
ادخلع تا پسندیدہ در گوالیار مجوس گشتہ۔ پس از آنکہ روئے خلاصی و بد عمر دفا نکر و۔ و پیام اجل را لبیک  
گفت۔ مراتب و لیجد کہ قرن تقدیر بود شایستہ سر سلطنت و جہان بینی محمد معظم عطا گردید و محمد کام بخش از بطن  
نماص پر تارا و دسے پوری محل متولد شد و محمد اکبر دستہ احد و سہمین و الف نبی اختیار نمودہ بعد سرگردانی از ملک  
اجپوتیہ بد کہن و از آنجا سے بایران و یار رفت دہاں جا و بعیت حیات سپرد و محمد اعظم بعد شفقار کردن عالمگیری بادشاہ  
بر خلافت و وصیت پدر بزرگوار را را دادہ جنگ در سر نمودہ با نواع توپ و توپخانہ حضور عالمگیری بادشاہ سہالی اکبر آباد متصل  
جا جو آمدہ در تسع و شتر و الف احدی تہ ہر دہم بیع الاول روز یکشنبہ وقت یکٹ گھڑی روز آخر از دست بہادران سجا  
نش ہفت تیر و تنگ گردید و سراد از نظر مبارک گزشت۔ و محمد کام بخش کہ از راہ جنون و خود پسندی و ناکردہ کاری

هفت تیر و ننگ گزید و سر او از نظر مبارک گزشت. و محمد کام بخش که از راه جنوں و خود پسندی ذکا کرده کاری ناکام  
اندیشی خان بر ملک دارالظفر بجا پوز شده. گلگیر را لوت کرده از آنجا بدار بهباد حیدرآباد رسید و دعوی سلطنت نموده بود  
سوم بقصد دست از مجلس مبارک شاه عالم بادشاه در میدان حیدرآباد که درینو لاف رخنه بنیاد خطاب یافته تخی جنوں و خود پسندی  
اینت یعنی از تردد بهادران دیگر شد و روز دوم بدار البقاء رسید تفصیل این احوال در اجلاس مذکور خواهد شد.

## ذکر امر او که در قید با بهادر شاه سلوک کردند

اجتبی خان عرف میر بیع الزماں از اولاد که از اکابر عظام مشهور ایام در خطبه با تعلق شرقیه داریاست، نوکری کرد  
جہاں ملازماں زمینده سر سلطنت و از نذر چتر خلافت در ایام والا شاهی اختیار نموده در حلیے که کم خنایتی پادشاه عالمگیر  
بحال آن شایسته افسردیم بسبب بعض امور است که بیان آن تحصیل حاصل است رواده بود بمقتضای شرف و شرف  
سوار ملازم آن وقت بجان واحد عمر خدمت مصمم کرده لازمه فدویت بجا آورده تفصیل آن زیادہ از آن است که  
از قلم توان نوشتت در ایام سوانت و حال و استقبال خارج از احکام شریعت در غضب جنس پادشاه عالمگیر که تشر  
شیر آب می شود بمسائل منصوبه و صیانت تدبیر خود را در لشکر پادشاهی و اجاعت کثیر شرفا درو گردیده نمود و منتظر  
وقت کار بودن، علی التوام بلکہ ہر صبح و شام خبر خود رسانیدن و باحوال خیر مال مطلع شدن، و فرمایش ابلغان  
کردن و منصوبہ معاندان بر ہم زدن و در آنچه مرخصی مبارک ایشان باشد لعل آورده و خود را از دست مفندان  
باسون دشمن و بخدمت قیام نمودن عالی از جوانمردی تفصیل حق نبود. چون بہت گماشت خدا بہ انجام برسانند  
و نقش فدویت و جان شاری المنقش خاطر فیض مظاہر آن برگزیده خلافت و جہان داری گشت از آنجا کہ شلب لال  
بتدل بصبح اقبال میشود. بعد ہشت سال تفصل پادشاه عالمگیر شامل حال آن و بعد شد و غرہ شول سنہ یکہزار و یکصد  
ہجرت مذرعیہ مبارک در مسجد بجا پور دست راست پادشاه عالمگیر نشسته نماز او کردند. و پنجم شہر مذکور بندگان جناب  
عالی تعالی برائے پرداخت و زمین ہندوستان بہت نشان دستوری یافتند.

## سفر از شدن مصنف

سواد این سواد در سنہ یکہزار و یکصد و پنچ ہجریہ مقدسہ در ملک بندگی بندہ اسے در گاہ عالم پناہ انسلک یافتہ  
بخدمت ہر کاری کہ عبادت از سوانح نویسی است سر بلند گشت. لہذا از ہماں ابتدا بقدر حوصلہ و عبارات مایقہ تحریر  
احوال نصرت مال بہادر شاهی می نماید و چون خلاصہ این تحریر مصروف بہ تسوید مضامین مختصر است. بنا بر آن بطریق  
یاد کاری کما ز ہزار کہ لایہ دانست و اہل مطالعہ اطول کلام میں وقت نسا زود نہ آنتہ رقم کہ ہر چہ بچوید دنیا بد بسطو رو

# تشریف موزوں حضرت بہتستان از آنجا پیشتر وقت ادگی

نہجے وقت بہتستان قدم و سعادت زبانیوں کہ ترفیض بادشاہ ہراؤہ غزوہ ہلا پر لے انضباط مہام صوبجات بہتستان  
 بہتستان وقتہ اکثر اثر کارگزارش طلوع پشت بہ قبل نموده رود بہ والی ایران دیار برودہ و خیر خرچ ادب سابع  
 حضرت عالمگیر بادشاہ رسید و بجا طر مبارک گزشت کہ سداواید شایدا پنجم شوال سنہ سی و ہشت عالمگیری کہ خمس والفت  
 واحد سے ماٹہ باشد حضرت فرمودند از دارال نظر بجا پور دہلین بارش باران شدت گل ولای کوچ کردہ بنگل  
 و مرغل علی الا اتصال ہنم شوال سنہ سی و نہ عالمگیری داخل اکبر آباد شدند و سکان آنجا از ظلم و تعدی واحد  
 و جبر مختار خاں کہ در میولا ب خطاب خاں عالم بہادرشاہی سرفراز دار و دستوہ آمدہ و بنا بر زبونی نیست حاکم آنجا  
 گزانی غلہ علاوہ پریشانی سکند و متوطنہ شہر و ملک شدہ بود آنہا بعد الت امان دادہ و فصل حق کہ دانستہ شال حال  
 فرزندہ مال آن شالیہ انسو و بہیم است بچوش آمدہ دروازہ ارزانی بر رویہ بند با منتوج گشت بادشاہ راوہ بہاں  
 و ہانیان نزدیک یاسلے در بند و بست آن ملک و سیر و شکار گھات سامی دباری و طواف در گاہ قدرہ السان  
 شیخ سلیم فتحپوری گزرا نیدہ و اکثر روز جمعہ برائے فاتحہ حضرت اعلیٰ کہ عبارت از شاہجہاں بادشاہ باشد در مسجد و روضہ  
 نماز آباد تشریف می فرمودند . چون بیشتر کار پیشتر بنظر است بنا بر آن پانزدہم ذی الحجہ سنہ چہل از اکبر آباد کوچ  
 فرمودہ بہتستان دوم ذی الحجہ سنہ الیہ لولے جہاں کشادہ حوالی شاہجہاں آباد براقر اشتند و در ہر منزل عدالت  
 می فرمودند و مظلومان بداد بریدند . دین ضمن خبر رسید کہ اکبر باغی سجالی قندھار روئے ادبار آوردہ و شبیہ  
 امر مقدم بود پانزدہم محرم سنہ از شاہجہاں آباد نہنت فرمودہ دوم ربیع الاول سنہ الیہ داخل باغ فیض بخش  
 سعادت بشالا مار شدند در کیان لطافت و نرمیت و طراوت . . . . . و منات و صفائی عمارت و نرمین  
 کہ اکثر کار لاجور و طلا و ہور و تراکم اشجار میوہ دارد ترشح قوارہ و آب جو با و حوضہا کہ سادون و بہادوں و غیر ذلک  
 نام دارند بلکہ زینک میرند قلم مقصور اللسان است .

روضتہ ماونہسرا سال و آں پر ادلالہ ہائے رنگارنگ  
 دوختہ شمع طیسر ہا موزوں وں پرازمیوہائے گوناگون

از بیابان ربیع مسکون شنیدہ شد کہ باین خوبی و آراستگی باغی دیگر نیست بہتستان و چہارم ربیع الاول سنہ الیہ  
 از آنجا کوچ کردہ ہنم ربیع الآخر سنہ بند بوزنل عافیت و عنایت بادشاہانہ برکنہ ملتان بسوط گردانیدند و ہنم ہم  
 طرف لایح تشریف بردہ بہتستان و سیوم جمادی الاول در آنجا رسید طواف بزرگواران نمودند و بہتستان و ہنم جمادی الآخر



معاودت فرمودند و بکنار دریا سے رادی چھاؤنی مقرر شد و مدتے در آنجا گزشت یا زود ہم بریح الاول سلسلہ باز پھرتا  
تشریف آورده بکنار دریا وصل اقامت انداختند اکثر برائے نماز جمعہ یا بہ تقریب فاسخہ درگاہ بزرگان و شہزادوں  
اجلال میفرمودند باین دستور مدتے سپری شد زمینداران آن نواح از قبیل غازی خاں بلوچ و امخیل خاں و مارنگ  
برہوی دغان زمان لوہانی و سعادت ..... ترین زمیندار تو شیخ و مستنگ کہ سرحد قندھار است و ازیں ہر کہ ہم  
اہل الوش و صاحب جمعیت ہزار ہا سوار و پیادہ اند بوسل پاریا بان درگاہ ارسال عرضداشت نمودہ بہ حصول حکم  
ملازمت شرف سعادت حاصل کردند و پیشکش مقرر او انمودند چون زمینداران سرحدی اند چھلکائے سدر راہ باغی  
دادہ بنیایت بادشاہ نہ سر فر از گشتہ قبعلقہ خود ہا دستوری یافتند و چون از روئے و قطع حقیقت بر حمت حق پوین  
امیرخان صوبہ دار کابل معروض اقدس گشت بجز دستماع بلا خطہ اینکہ ملک کابل سرحد ایران و توران و باراست خانی  
نیتوان گزارشت عرضداشت بحضور والا نمودہ انتظار جواب نکشیدند و پنجم ذی الحجہ سلسلہ از تمان براہ گھاٹ پیلی  
چور دریلے رادی فرمودہ کوچ کوچ سیر ملک جنگ سال سفرارہ کرخاک میت و ہوم بریح الاول حلیہ نزول  
اجلال بردریائے اٹک شد و چہار ہوم بریح الآخر سلسلہ داخل باغ ظفر واقع پشاور شد و دوم جمادی الاول سلسلہ  
از آنجا کوچ فرمودہ براہ خیبر کہ درہ و شوار و سخت تین راہ است دافغانان قوم بواری و ادرک زئی دیمند بادنی بازند  
والوش کلان است و دائم کج فہمی و خلاف اندیشی خاصہ آہا شدہ آمدہ متوجہ جلال آباد شدند بفضیل خدا و اقبال حمد  
مال شاہنشاہ زمان جمع ملکاں الوش دار بوساطت گنج علی خاں ملازمت نمودہ و خدمت بجا آورده و لشکر فیرزی  
اثر بہ امن و امان سوم جمادی الآخر سلسلہ داخل جلال آباد شد۔ کلانی دانہ و سرخی و شیرینی و سیرانی انار و باریکی  
پوست آن چہ بیان نماید کہ در شیرینیش لب و زبان بنداست۔ ہفدہم شوال سلسلہ براہ جگد لک کہ غلظہ  
قوم افغان الوش کلان از چہار ٹیل جا بجا برداشتہ طور مردم کوچی یعنی بکجا قائم مقام آہا نیست۔ روزے بجا  
و شبے : مکانے سکونت میکردند آباد است ، متوجہ کابل شدند۔ چہارم ذی الحجہ سلسلہ خطہ دکشاے کابل را بقدم  
سیمت لزوم زیب و زینت بخشدند ، از خکی ہوا فراوانی میوہ از قسم انگور و سیب و ناک و شفتالو و زرد آلو و بیاض آلو  
آلوچہ و سرودہ و تر بڑ چار پکار چہ نوید کہ و فور از حد گزارشتہ و پنچمین آب خنک میرد ہنرم در ہج جانیت دیوہ  
دوکان در سر بازار لکہ در خجگہ دامن کوہ چون حلوائے بے دود و تودہ تودہ افتادہ و چھکپس برائے خوردن میوہ  
در میوہ زار حرم نیست و در شہر پائے کلام آنقدر ارزش دارد کہ آدمی شکم سیر بخورد در چہین ملک راحت فریبت  
آبتان در کابل و زستان در جلال آباد و پشاور و در دھوکہ گرم سیر و است لولے معدلت برافراشتہ مرتبہ اول  
براہ خیبر و مرتبہ دوم براہ ہزار و زخت رفتہ براہ قرلی و غرین کابل تشریف آورده و مرتبہ سوم براہ خیبر از کابل شدہ  
بہ سفر آمدہ چھاؤنی فرمودند و بانیس کہ ہات تعلقہ یا بیان پیش دویش با با بگش وزیراں شہوارن ہ کرمان

نموده و دره خذران و سپو به و حصارک دیوار و غیره طے کرده و در جب زمین نمانده که پئے سپر موکب جلال گشت  
هم چنین ہشت مرتبہ سیر کابل فرمودہ ہر دو ہفت شعبان سنہ عالمگیری بہ ہمدرد تشریف آورده بودند کہ در ماہ ذی الحجہ  
پنجاہ و یک خیر شتقار کردن عالمگیر بادشاہ در احمد نگر واقع ملک دکن رسید چہارم محرم سنہ الیہ از آنجا کوچ کردہ  
یازدہم شہر نذکور عبور دیکے اٹک فرمودند۔

# ہشت نصیب شدن حضرت عالمگیر با گشتن بہاوشاہ در کابل بہ شہر جہان آباد

بست ہشتم شہرہ یقعدہ ۱۸۱۵ اللہ روح اقدس عالمگیر بادشاہ بسیر روضہ رضوان تشریف فرمودہ در شہر  
خبر بہ در التاج خلافت فرزندہ چتر سلطنت رسید و از راہ رشادت و اعتقاد کہ در خدمت پدر بزرگوار داشتند  
باور کردہ حل صعوبت بیماری نمودند بعد از آنکہ مکرر این خبر سامع افروز مبارک گشت لولے جہانگشا بصوب السلطنت  
لاہور برا فراختند و کوچ کوچ بر دریا کے سندھ کہ مشہور بہ اٹک است نزول اجلال فرمودند۔  
تیس آہے کہ مرغابی دروہین بنود

ہج گیاہ سبز از تیزی و جلدی آب چہار پارہ می نمود و از صعب و عمق آب و صعوبت نگہائے کنارہ کہ  
کوہ شمال بہمالیہ و کمالیہ اندوہام سما سہائے را عبور از آن دشوار تا بہقتضای درستی نیت  
آن برگزیدہ حق آب کم شدہ از چہار دہ کشتی چل بیتہ بمعیت جمعیت و توپ و توپخانہ در اسوع احوال عبور فرمودند  
پانزدہم ماہ محرم سنہ مذکور ناصر مبارک کہ درینو لا خطاب در بارخان سرفرازست تخت و چتر ملک در آورده از نظر  
مبارک گزارانید چہچہیں از دریا کے جہلم و چناد (چناب) کہ پیش از نزول آیات آسمان فرسا شمع خاں مخاطب  
بہ جتہ الملک مدار الہام مغلیم خاں خانگھاناں بہادر مظفر جنگ و قادار چل تیار کردہ بود عبور فرمودہ رعایا کے  
شاہ دولاد و ریش را کہ از تقدی ابوالقاسم فوجدار آنجا در لیش بودند عزل خدمت و رساندن خفہ بان ظالم  
واجب الیاست مرہم عدالت پاشیدند و آن طائفہ دہور سن بدعائے حق رس دست انابت با میداجابت بدرگاہ  
مستجیب الدعوات برداشتند و عجب آن بظہور رسید۔

شہاں را عدالت عبادت بود      برآئندہ حاجت عبادت بود  
خواہی چونجات از ملامت      باخلق خدائے کن عدالت

محررایں مقدمہ در لاہور برائے بند دست و اکچوکی (ڈاک چوکی) و ضبط اخبار از مدت دو سال  
رسیدہ بود آن طرف ایمن آباد شرف از ملازمت مراپاسادت حاصل نمود۔ بنیابت خلعت سرفراز گردید۔ چول روزگاہ  
ساعت سعد بود در منزل پل شاہ دولاکہ دوازده کردہ غری لاہور است بدستور آئین شہت فرخندہ سخت را بفر

قدم سمیت افتخار بخشیدند۔ بہت

نیاز مہمت تختے را کہ بر صدرش گزفتی جا

بوسم دست شخصی را کہ چہرت را کذب پر پا

منعم خاں با بندہائے شیعہ انصوب سعادت ملازمت دریافت و از ہاں روز شروع بنایت خطاب

بہ بادشاہ زاد ہائے جہاں و جہانیاں و امرائے عظیم الشان بادشاہی و بندہائے والا شاہی و اضافہ ہائے مناسب

و دیگر رعایت ہا کہ در عهد بادشاہان سولاف عشرتیں آن نبود بند دل گردید۔

## مشق و صیت نامہ پروردان

از آنجا کہ حق شناسی و صواب اندیشی و رفاه عام و ایمنی مطمح خاطر فیض مظاہر است و حضرت خلد مکان نیز نظر  
بر رفع شرکے ناحق قتل بندہائے خدا رود نذہد وصیت نامہ بنام ہر کدام بادشاہ ہزارہ بقید تقسیم ملک نوشتہ فرستادہ بود  
بنابر آن یکے از بندہارا با فرمان قضا جرایم مشتمل بر وصیت نامہ نزد محمد اعظم شاہ روانہ فرمودند کہ اگر بریں طریق سوالہ  
نمائند بہتر و الا نظام بگردن او و ہر چه خواهد دید از خود خواهد دید چون مشیت الہی چہیں بود و مصالح سودمند نماید و جس  
لا یفیع را کار فرمودہ جواب لے کہ اہل عقل پسند و نوشتہ صیت بادشاہانہ تاب نیاوردہ پیشتر کوچ فرمودند بتاریخ سوم  
ماہ صفر سنہ ۱۰۸۷ عالمی سایہ نزل بر فرق سکاں لا پو افگندہ متوجہ شاہجہاں آباد شدند و در ہر منزل دیوان  
عام و خاص و عدالت می فرمودند و مظلومان بہادیر رسیدند و مردم بخواب و اضافہ سر بلند می شدند و خزانے از  
ہر طرف میرسید و بانعام و اکرام و نگاہداشت مردم جدید و تنخواہ موجب لو کران قدیم صرفت میکردند بہت و مجمع صفر  
از راہ خاں زمان بہادر عرف منعم خاں شاہجہاں آباد و حضرت یافت و استمالت قلعہ دار و ناظم انصوب کہ محمد یار خاں  
پسر معتقد خاں عرف بہمن یار خاں است بخود روز سوم کہ بہت و شہم شہر مذکور باشد سر اوقات جاہ و جلال جوانی  
برافراشتہ شد و بعد فاتحہ در گاہ قطب الاقطاب حضرت خواجہ قطب الدین قدس سرہ و دیگر بزرگان بر بارہ پلہ  
دارہ شہر چہنیں کوچ بہ کوچ بہ اکبر آباد تشریف آوردہ باقی خاں قلعہ دار استجارا کہ مصلحتاً ملازمت شاہزادہ عظیم الشان  
بہادر نکر وہ شوخی در چشم مردم ظاہر نہیں نمودہ بود بواسطت نمان زماں بہادر طلبیدہ بعد تسکین ہما نیجا گزاشتہ  
خزانے ہر قدر کہ مطلوب شد از قلعہ اکبر آباد گرفتہ زر و ثاں با جمعیت نمایاں کہ قریب و دالک سوار باشد متوجہ پیشتر  
شدند و شاہ عظیم الشان کہ قبل از دو ماہ بہنگال آمدہ منتظر تشریف را یات عالم آرا اقامت گرفتہ بہنگال ہدایت  
واقف بند و بست لاک اکبر آباد و انداد راہ عبور مخالفان پرداختہ بودند بدریافت نعت ملازمت و بی سعادت  
سعادت حاصل کردند حضرت ظل سبحانی خلیفۃ الہی از کمال مہربانی ..... دادہ در نعل گرفتند و بغا

قدوس و عطا نے خلعت و جواہر و نقد و عنس سرفراز فرمودند۔

## رسیدن محمد اعظم

در اکبر آباد خبر رسید کہ محمد اعظم شاہ احوال و اقبال را در گوالیار گزارا گزاشته و پرده نشین سلطنت و جہان بینی  
 تو اب تینت النسا بگیم را کہ درینو لا خطاب باو شاہ بگیم امتیاز یافتہ و امیر الامرا عرف اسد خاں را کہ خطاب نظام الملک  
 اصفا المدولہ سرفرازی دارد و آنجا نگاہ داشته جلده کتاب بہ دریا سے پینل رسید و محمد بیدار بخت و والاحاہ پسر  
 و ذوالفقار خاں پسر اسد خاں و خان عالم و سوز خاں پسران شیخ نظام دکنی و رام سنگہ ہارہ و راؤ دپت بندیاہ و دیگر  
 نوج جنگی رکاب حضرت خلد مکان و توپ خانہ حضور و دکن و ذکر ان پروردگہ چندین سالہ خود کہ بلات و گزات عمر سے  
 بسر بردہ بودند مجبور نموده حضرت بدولت و اقبال حکم تصنا ششم فرمودند کہ جمعیت را موافق ضابطہ مقررہ تو زکادہ  
 بچمل و تحمل پے پر مقصود شود۔ چنانچہ لشکر منصور بر فاصلہ چہار کرہ و از دائرہ مخالفان رفتہ فرو آمد۔ و چون قرار  
 بود کہ اول چیرہ دستی کہ باعث منظمہ باشد از آن طرف شود۔ جواب مردم نادان را بزبان ستان جانتان و دم  
 فیش جوہر در باید و ادیور شش نشدہ۔ و الا ہماں روز تفصیل میگردد۔ پاسے چند از حیات آناں باقی بود آن روز  
 توفیق مقابلہ رفیق آہنا نشد و ناگاہ ہماں شب کہ پاس آہز بود ہر کار ہا خبر رسانیدند کہ مخالفان پشت لشکر نظر  
 پیکر وادہ طرف اکبر آباد روانہ شدند۔

## جنگ محمد اعظم و نصرت یافتن بہادر شاہ

حضرت قدر قدرت با استقلال تمام ببح آں روز کہ نسا کتم فتح و فیروز می بہادران میر رسید و روگردانی  
 و مخالفان از میدان گیر و دار شگون نصرت و بہر ذری شد نماز ادا کردہ تیر گادری سوار شدند چون قیاس بجنگ  
 و ارادہ تباخت ہنود متصل جا جو دیرہ افراشتن و روز دوم بہ اکبر آباد رسیدن حکم بصاحب اہتمامان تو پختہ شد  
 و خود بدولت کہ توجہ تمام بشکار در اندہ قراران رہبر متوجہ بمنزل بودند درین ضمن کہ نصف النہار باشد خبر رسید کہ  
 محمد اعظم و پسرانش با فوج شگلس بر سر اوقات جاہ و جلال کہ متصل جا جو سب تکم و الا برا فرستہ شدہ رو آورد و بوقت  
 دکنیاں کہ خوب پذیرندہ بود با اتفاق . . . بعض مغلیہ فوج دست غارت دراز کردہ و علی الاتصال آن خبر رسید  
 کہ بادشاہ ہزادہ جہاں و جہانیاں شاہ عظیم نشان بہادر و خان زمان عرف منعم خاں و خانہ زاد خاں عرف نعیم خاں  
 سید عبداللہ خان عرف حسین علی خاں رسیدہ شروع بجنگ تیر و تفنگ نمودہ اند کہ حضرت ظل سبحانی بجمع و صل  
 متر و دشتہ بغم و وقار فوج جرنغار و برنغار و ہر اول و چند اول ترتیب دادہ اول بادشاہ ہزادہ و کلاں جہاندار شاہ

سید محمد فخرالدین را تعین فرمودند. بعد از آن بادشاهزاده رفیع الشان بهادر را با فوج دست راست که سینه پانزده  
 بادشاه زده جوان شاه بهادر عرف محمد خجسته اختر با لقب لیتیش و اجبتی خان عرف میر بدیع الزمان داروغه چوکی خان  
 و مجلس خان عرف محمد بیگ و رضا بهادر عرف محمد صالح را خدمت تجزیه آنها فرمودند و خود بدست و اقبال برین  
 مثال سوار شد. متوجه گردیدند تردد و اوت بهادران ظفر قرچاقم سپهر کردگی بادشاهزاده عظیم الشان بهادر.....  
 که حمل رستمانه نموده چنان از بهر بهار طرقت قبیل کرد..... گریز نمانده و بفریب توپ و تفنگ و دست اندازان  
 ..... خون آشام و دود سخت از دمار روزگار تن بر آوردند و چون شکست نصیب او بود با دستانه چندی قمار بر  
 مخالفان زد. خانفالم در خان سپهران شیخ نظام حیدر آبادی که بنده سپه دار اجهاد حیدر آباد در بندگی درگاه  
 عرس اشتباه آمده اول مضرب خان بعد از آنکه سنجهای شقی به حیوانی ملعون دستگیر او شد بحضور پرغور حضرت  
 خلد مکان آورد. بنیابت خطاب خان زمان بهادر سرفراز گردیده بود و رام سنگه سپه کشور سنگه داده زمیندار کوٹھو  
 را و و پیت بودند که در یک حمله قتل رسیده و ذوالفقار خان بهادر و خدا بنده خان سامان عهد حضرت خلد مکان  
 زخم برداشته رو بفرار کردند و مجازین نفع و نصرت یار خار. لازم سرکار بادشاهزاده عظیم الشان بهادر در حضور  
 عرف نامدار بیگ تواسه عنایت خان دیوان سوپه عهد نامگیری و سلطان خوشگی و حمید الدین خان بهادر و در بیجا  
 داروغه توپخانه به شهادت پیوسته و زمان زمان خان بهادر که اسما ل خطاب جمعه الملک مدار المامم را داشته  
 شد و بخشی الملک خان زاده خان که خطاب خان، زمانی یافته دیگر بند بائل به عبدالله خان و غیره مخرج گشته  
 و اکثر مردم بکار آمده چنانچه لاریه ساگرین است جوانمردی بجا آوردند و وقت دو گوری روز باقیمانده محمد عظیم بیگ  
 بخت شریک، قتل زشیدند بدالاجاه از مورچل ماصر، چونکی زغنی رفته در اکبر آباد به رفاقت پدر و برادرش شناسفت  
 و پسر مطلب خان که درینو خطاب به که مطلب خان اینته است در مورچل خانه خاص چونکی از فیل فرود آمده و در مورچل  
 عرف محمد تهمیر غرضه خان سر محمد علم را آورده از نظر مبارک گزرا نینه آمد. نوبت شادمانی و طبل نغم جاودانی بلند  
 آوازه گشت.

## جلوس حضرت بیگ در شاه

نهی عهد امن عهد که با آن دین زاست و بهایان در نیاز و از لیل و نهار ساعته خیریت که سولے عدالت  
 و عبادت و تدبیر لوازم و تقدم نظام امور مملکت است. باشد و قضیه و مقدمه نخواهد بود که از عیب دانی و  
 معامله منعی دور یافت. تقریر و اظهار مستغیث پوشیده خیاب قدرسی باشد و صدق و کذب برهنه نگردد. چون  
 مرضی مقدس مصروف به آن رفت که جمیع امور مالی و ملکی مطابق امر شریعت عزاد ملت بیضا سر انجام یابد.....

و ثبوت ظاہر و نمود استہشاد معبر و تقریر بدلائل و براہین نمیتوان انفصال داد بنا بر آن حسب الاتہ عامی حکم  
 اربع مقرر می شود و حکم و الاشراف نقلی یا بد کہ با اتفاق ارباب شرع حق لمن لا حق رسانند و صورت قطع و فصل  
 قصایا بحضور انور معروض دارند و بمیان نیت مطہر ذات اطہر مفسدانے کہ از مدت العمر تا حال سولے شورش مردم  
 آزاری و ناخت و باخت کاہے و شعارسے تراشند در عهد حضرت خلد مکان عالمگیر بادشاہ چھاتر دولے کے کہ از  
 افواج بادشاہی در رفع فساد اپنائی شد و بیچ و بصورت نمی نسبت بچرخ زمین نشین تخت فرخندہ بخت بفرقہ دوم  
 میمنت لزوم ترس تابش تیغ عدو گداز نموده چندے رجوع بہ بندگی آوردند و عفو تقصیرات گردانیدہ گوشے سبقت  
 از اقران و امثال ربودند و قلیلے کہ هنوز فلاکت شامل حال آنهاست کوہ نشینی و زاویہ گیری اختیار کردہ چون  
 موش در مغارہ کوہ و ہامون خزیدہ اند۔ انشاء اللہ تعالیٰ در معدود الایام کہ خاطر مبارک از بعضی کار ہا جمع شود  
 ملک قلم و کہ مسانت طول و عرض سالہا دارد..... از آن اہل گرفتہ با صاف و مصفا خواهد شد  
 آمین رب العالمین۔

## بہضت آیات بطرف اہلبیت

حضرت بدولت و اقبال عدو مال ہر دم شبان سزا صد جلوس والا بوزم طواف در گاہ حضرت شیخ  
 حسین الدین چنقی قدس سرہ بہ اجمیر کوچ فرمودند و در اثناء سے راہ قلعد امیر نظر افتاد و مخالفت سے شکر سپرین شکر  
 ولد کشن سنگھ بن رام سنگھ بن مزاراجہ سے سنگھ کچھواہ کہ ہمراہ محمد اعظم روجنگ آوردہ بود بخاطر مبارک گزشت و  
 حکم و الاشراف نناذ یافت کہ چند روز ضبط در سرکار باشد بعد از آن اگر آثار فدویت از سے سنگھ مذکور ہویدا خواهد شد  
 باو والا بدوم برکوش کہ سے سنگھ نام دارد و درینو لا بخطاب مزاراجہ سرفرازی یافتہ است عنایت میتوان فرمود  
 چنانچہ سیدیں خاں از سادات یارہ ماہ قلعداری و فوجہاری آنجا مقرر فرمودہ در آنجا گزاشتند و متوجہ حضرت  
 اجمیر شدند۔ چون نزدیک اجمیر رسیدند مخالفت راہوران بعض اقدس رسیدیغ مطاعہ صا و رشکہ داخل شد  
 اجمیر موقوف کردہ سادات جاہ و جلال طرف جودہ پور برافراشتہ شود حسب حکم والا کار برد از ان سرکار علی عمل  
 آوردند و چند کوچ پیشکش کردہ جودہ پور افواج بھر افواج فرود آمدند..... ہمارا جہ جونت سنگھ دور گداس  
 پیشکش..... عرفت نعیم خاں سعادت ملازمت دریافت قلعد جودہ پور..... سرکار والا نمود  
 حضرت خذرفہ رت از ہما انما معاودت فرمودہ بحضرت اجمیر شریف آوردند و چہار روز درینجا مقام نمودہ بعد طواف  
 زیارت درکار فدوہ السالکین شیخ حسین الدین چنقی مسخو استند کہ شاہجہاں آباد را بفرقہ دوم ہمایوں زمینت بخشند  
 دین سخن خبر رسید کہ محمد کام بخش بر خلافت وصیت حضرت خلد مکان بقلعد کلبرگ رفتہ دوست بغاوت کشادہ و از آن

بیدرآباد نهندت نموده بتفتنای صغرس خیال خام درول مصمم کرده است جمعیت بادشاہانہ بریں اقتضا کرد  
 کہ بدکن تشریف آورده اگر از نصیحت و وعظ گوش شو بہم مانند قانع بہارالظفر شود بعنایت بادشاہانہ مسزوار  
 کرد بعد ضبط وسیع ملک دکن کہ بہ شش صوبہ تقسیم یافته دور ہر صوبہ حکام تاجدار تخت نشیں بود عثمان غزنی بہ  
 ہندوستان بہشت نشان معطوف خواہد شد۔ ہوں سعادت بہ ہر وقت و حال کثیر الاختلال او نشد و از راہ جو  
 بانپارخان عرف رستم دل خاں نو اسد خان زمان پسر اعظم خاں کہ صوبہ دار شی حیدرآباد داشت و سیف اشہ خاں  
 وغیرہ..... عرف یر علی بیگ وغیرہ نو کران خود را ناحق کشتہ و این معنی بعرض مقدس رسید لاچار متوجہ عبور و بہ  
 زیاد شد و جس سنگ و احیت سنگہ و درگداس را ہتور از راہ تا عاقبت اندیشی رو بگریز نہادہ عقب لشکر فیروزی  
 از آنجا کہ خاطر مبارک متوجہ رفع فساد محمد کام بخش بود۔ اصلاً گرنجین را چوتان جہالت شعار بخاطر راہ ندادہ کوچ کوچ  
 بہ تاریخ..... عبور و ریاضے نمودند۔

بہ تاریخ..... داخل برانپور شد و بلا توقف از آنجا درین بارش و باران کوچ فرمودہ براہ ملک پور  
 ملک چاند اسمورہ صوبہ برار شد یا این ناندیر عبور و ریاضے گنگ فرمودند و از آنجا بہ تھیل و تھیل بر آسے کہ گاہ  
 ودانہ در ایام گرائی کہ از چند سال در دکن است بتاریخ..... داخل ظفرآباد محمدآباد بیدر تشریف از زانی  
 فرمودند و داد و خان صوبہ دار ملک کرناٹک و حیدرآباد بہت و چارم رمضان سنہ دو از جلوس و الاشرت  
 اندوز ملازمت والاگت و لشکر معالی کوچ کوچ غرہ و قعدہ سنہ دو حوالی حیدرآباد بفاصلہ چار کردہ مجیم مرزوقا  
 جاہ و ہلال شد۔

## فیروزی یافتن بر محمد کا بخش

غرہ و قعدہ کہ سنہ دو از جلوس والاگتے بہا نکشا بفاصلہ چار کردہ از بلکہ حیدرآباد بافرامشہ شدہ  
 شاہزادہ والا تبار و شاہزادہ اسے عالمیقدار و امرا یان نامدار و توپخانہ آتش بار حکم قضا شیم صادر شد کہ گو لشکر  
 خضر پیکر مورچال مقرر نمودہ با فوج خود روز و شب خبردار باشد در روز دوم برینج جہاں متلع شرف نفاذ یافت کہ پیش  
 از طلوع آفتاب شاہزادہ جہاں جہا نیان شاہ رفیع الشان بہادر و جدہ الملک مدار الہام خاں خاں با اولیہ  
 و امیر الامرا ذوالفقار خاں بہادر نصرت جنگ داد و خاں پنی و حمید الدین خان و اسلام خان داروغہ توپخانہ  
 آل بہ خبر رحمت یافتہ را خبر و سازند و اگر او رد بہقابلہ آرد چنان بجنگ پیش آید کہ اگر گشتہ نشود و زندہ بچھو  
 برسد۔ و بادشاہزادہ عالم در عالمیاں جہاں شاہ بہادر ببردن لشکر با فوج شیخہ برآمدہ مستعد باشد۔ پناہ صحیح  
 ہنرند پور فوج بحر امواج بسر کردگی پادشاہزادہ والا مرتبت و نوینان صاحب بہت حسب حکم قضا و امضا از ہر

در آمده و بل نموده و آن با جل گرفته با معدود سوار از پیاده و سوار در هر دو حیل و چپین محلی سنت و غیره سپهر بر  
 فیل و یک عماری در زمانه سواری با استقلال تمام سوار شده چند توپ و بندوق سرداد و مراتب بر اندازی  
 از حد گزارانند - چون عدول حکمی پدر بزرگوار در گردانی از جناب برادر کلان که بجای پدر باشد و عذاب سادات  
 کشتی ساری حال او شد زخمی از میدان دار و گیر دستگیر و از دو خان گردید و حضرت قدر قدرت که دیوان عام فرمود  
 یا باد شاه زاده جهاندار شاه بهادر و عظیم الشان بهادر شسته بودند قراولان و هر کار با آمده مبارک باد بعضی سائید  
 حضرت از راه تفضل که خاتمه جناب قدسی است بنا کید فرمودند که نود با احتیاط بیارند و اداب از دست ندهند -  
 چنانچه وقت چهار گری روز آخر باد شاهزاده بیخ الشان بهادر و جهان شاه در وجهه الملک امیر المومنین  
 و غیره هر سه انیال یکی از بابت سواری محمد کام بخش دوم بابت سواری هر سه سپارش و سوم سواری زنانه در  
 پیش گرفته داخل جالی و در تختگاه مبارک شدند و موافق حکم اشرف اعلی حواله در بار خان قاطر نموده تسلیات بسیار  
 و فتح بجا آوردند - در بار خان محمد کام بخش را در ضمیمه عدالت العالیه فرود آورده و مشارالیه وقتی که بر سر فرش <sup>العالیه</sup> عدالت  
 در بار خان رسید که قبله کدام طرف است خان مذکور بدست راست اظهار کرده ایشان طرف قبله سر نهاده پاور آوردند  
 و وقت شب حضرت ظل سبحانی خلیفه الرحمانی با هر چهار باد قاضی زاده و وجهه الملک امیر الامراء و حمید الدین خان  
 و دیگر امراء و الاثاری بنیبه عدالت تشریف آورده احوال پرسید و مرهم پاشی و تردد و دخت جراحات فرمودند و سر  
 محمد کام بخش را بر زانوئیس مبارک گرفته خون زخمها را بدست مبارک پاک میکردند - و در چنین وقت محمد کام بخش شاه  
 عظیم الشان بهادر گفت که یک چیز ..... و هیچ ندارم که پیشکش کنم شاعر عرض میکنند که دو جلد مصحف .....  
 که هر دو سلطان آفرین گفته صحیح کرده ام آنرا پیشکش میکنم و امید حاجت دارم حضرت از راه ترجم فرمودند که قبول کنیم  
 و ما هر چند شما نوشتم سود نکرد و الا شمارا بچنین حال چرا میدیدیم الحال هم لطف ما را در حق خود پیش از پیش تصور  
 نمانید و فوج با شما چه قدر بود مومی الیه عرض کرد که یکصد سوار - حضرت فرمود که یک هزار سوار می بینیم معترالیهما  
 نمود که اگر این قدر می بودند حسب اراده خود را میسازیدیم و الحمد لله آنچه آرزو داشتیم باقیمینخواستیم که از خاک تخت  
 برسم خدا تعالی ایمنان کرد که ما را بر زانوئیس مبارک که زریب و فخر تخت و در همیم است رساند و نامردان چندان هستند  
 یا هر که خواهند بود بکار نخواهند آمد - حضرت از چنین حرف و حکایت آب دیده شده فرمودند که آن جماعت را در کار  
 تو کرده نخواهد شد - محمد کام بخش همین قدر گفت و خشن کرده حضرت بدولت اقبال از آنجا برخاسته و محل <sup>ب</sup> هرگز  
 فرمودند که کام بخش همان شب از درد شانه زده زخم تیر و بندوق که داشت و دعوت حیات پسر و یک پسر خور و زود <sup>اش</sup> بجا  
 نیز که مجروح بود ز فاقش نروند - نه شاه و گداوند ملک و نه مال



یاد تبار محمدی تا سه روز نوبت نخواست..... تکلیف با انجام رسانیدند۔ روز چهارم دیوان عام تودہ دوم  
 نذر و پیشکش گزرائیدہ از عمد ہائے منظور شد و بعد دم .... حمید الملک مدار الملہام خطاب معظم خان خانان بہادر  
 نظربنگ قادار پنجاب نکث درم اضافہ در انعام و امیر الامراء ذوالفقار خان بہادر نصرت جنگ خطاب سپہر  
 دار و اضافہ یکت کرد درم انعام و داؤد خان باضافہ تہری ذات یک ہزار سوار و دیگران کہ مصدر تردد شدہ بود  
 باضافہ منصب خلعت و نان زبان عرف منعم خان بخشی سوم خطاب بہایت خان بہادر و خطاب خان زمانی بہ  
 خانہ زاد خان سپردم حمید الملک سرفراز گشت و یک ہفتہ نوبت جشن بلند آوازہ گردیدہ و ملاحظت شکر فتح رہبر متعال  
 بہشت نشان مقرر شدہ باغیغہ از مجلس والا حضرت بدولت و اقبال باقع دین روزی بفرم ہندوستان  
 کوچ ازید را باد کہ درینولا خطاب فرخندہ بنیاد یافتہ است فرمودند حواقب امور بخیر باد۔

تاریخ قرۃ سجدہ الشانی ۳۲۰ محمد شاہی روز چہینہ با تمام رسیدہ نسخہ تاریخ منتخب تصنیف جہت جنگ بیوان  
 گو جہر کارہ بہادر شاہی

# ضمیمہ سب تصنیف کتاب

”سخاظر ناقص این مونیچین خرمن سخنوری گزشت کہ اکثر اہل دانش تاریخ بادشاہان ہر دیار را علیحدہ علوہ بطول کلام بگذاشتہ  
 اما جامع تواریخ کہ شعر بر احوال بادشاہان ملی و گجرات دغزین و سندھ و بنگالہ و جوینور و غیرہ ملک شرقیہ و حکام ملتان و کون  
 بہینہ عادل شاہیہ قطب الملکیہ نظام شاہیہ و عماد شاہیہ و قاروقیہ جدا جدا حکومت کردہ اند عبارت موجد کسے نموشستہ  
 لہذا بقدر حوصلہ از تواریخ مقبرہ استنباط نمودہ بلیقہ داشت بقلم اخصار نگاشت اگر منظور نظر صاحب نظران گردد روزی سعادت  
 مؤلف نے ابتدا میں خاندان تغلیہ کا سلسلہ امپریور سے بہادر شاہ اول تک دیا ہے اس کے بعد لکھا ہے کہ محمود غزنوی کے  
 قیام حکومت کے لئے ذمے قیام حکومت سلطان مغزالدین محمد سوم سے ہوئی اس کے بعد خاندان قلالان کا مختصر حال دیا ہے۔  
 ذکر دیگر سلطانہ رضیہ بنت شمس الدین سیال شمش ماہ و شمش روز فراں رودانی نمودہ می گویند کہ سلطانہ رضیہ بنت  
 زن بسیرت مشر بود۔ قباد بر و کلاہ بر سر گزارستہ و امور سلطنت را بائین نیک سر انجام می داد۔ لکن اعیان ملک سب  
 تقریباً بال الدین یا قوت بخشی میر آخور کہ وقت سواری سلطانہ خیر رادت زیر بغل میداد گران خاطر شدہ جشی نہ کور راکستہ سلطانہ  
 رضیہ را قید کردہ بیلوئے ہنڈہ فرستادند و مغزالدین بہرام شاہ را بسلطنت برداشتند ملک التونہ حاکم بنہندہ رضیہ را در عقدہ بجان  
 خود آوردہ خود با رضیہ جماعت بہگراں و دیگر زمینداران و دیگرہ شکر بدلی کشیدہ نکست یافتہ آخر الامر رضیہ در بہریت دوم  
 اندست زمینداران قسطل رسید و رفع فساد شد۔

یاد تھی نسخہ کی تظلیح ۱۰ ۱/۲ ایچ اور ہر صفحہ میں ۱۳ سطریں ہیں۔ کل کتاب کا حجم ۶۸ ورق یعنی ۱۳۴ صفحوں پر مشتمل ہے

خاندان غلامان کا کل بیان چھ صفحوں میں ہے اسی طرح خاندان بلخی کے ۲ صفحے ہیں خاندان تغلق کے ۱۰ صفحے خاندان سادات ۲ صفحے میں ختم کر دیا گیا ہے اور خاندان لودھی ۲ صفحے ہیں خاندان سوری کا ذکر صرف ایک صفحے میں ہے۔

نمونہ

ورد کر شیر شاہ شیرخان خود را شیر شاہ قرار دادہ۔ در ستمہ سبع دار بعین و تسماۃ پر تخت دہلی نشستہ و در ستمہ این و خمین تسماۃ در محاصرہ کابل از آتشی با چندے از بقا سوخت، دو بعیت سیات نمود۔ و در مدت حکومت ملک ارازل یعنی و معاندان پاک کردہ بر مے بود و بند و بست جہاداری و لشکر کشی و عدالت نیکوئی داشت۔ ساختن ہزار خانہ ہا آتا عظیم است مدت حکومتش سال۔ (خاندان حسنیہ کے بیان میں امیر تیمور کے حملہ کا افسوس بھی لکھا ہے)

نمونہ

خدا ایسر تیمور ع ہنتم جہا ہی الما دل محمود شاہ و سوا قبائل خان کیصد بیت نیل بسایح آراستہ رو جنگ در میدان خیر آباد پیدہ تیر ہا و ران در یک طرۃ العین گریتمہ تختہ و مردم چختہ نادرہ ازہ نگاشتی نمودہ بخار غرض خاص فرود آمدند و اکابر و اشراف دہلی مان خواستہ ملازمت رسیدند حضرت شامزہ ہم ماہ مذکور در مسجد جامع دہلی کہ سلطان محمد از سنگ تراشیدہ احداث نمودہ است حطبہ بلند آوازہ گردانیدہ پنج روز روشن نمودند بعد ازاں مراجعت بہ مرقند کردند۔

۲ صفحے سے اول تک زیب تک کل شاہان سنیہ کا حال ہے اور بعض صفحات میں بہادر شاہ اول کا، جو پہلے نقل ہو چکا ہے، خاندان چینی کا حال ۹ صفحے پر مشتمل ہے۔

نمونہ

سلطان محمد شاہ چینی۔ سلطان علاؤ الدین مرہے در شجاعت و شکوہ و نبیل و بیروغ دین بہتر از پدر بود متروک و پیدرا با تمام والدہ خود دادہ بہ سفیر حج فرستاد و خود یک تنکہ از آن متصرف نشد و جنگ ہا باراجہ و رایاں بیجا نگر و جنگ و کز نامک بارہا کردہ و فتح یافتہ حکومت را با استقلال تمام ہفتہ سال نمود و را و آخر ستمہ سبعین و تسماۃ جاں را بہ جاں آفرین سپکیش کرد۔

نمونہ

سلاطین تاجا پور کا ذکر ۹ صفحے میں ہے۔ سلاطین احمد نگر کا ۱۰ صفحے میں لکھا گیا ہے۔ بادشاہوں کا حال صرف ۳ صفحے میں سلطان ابوالحسن مرد بیگانہ از کار ہا و ارت از قوم غفل بعد مردن عبداللہ قطب الملک نے خورشید را و عقر نکاح آورد حکومت آن ملک رسید و سوائے ہنگام قص و سرود و عیش و عشرت کا سے نہ داشت و سید مظفر کہ میر حلیان وقت بود را مردم مسموم نمودہ کشتہ و ملوٹا و اکتا ز نار و اران دکھی کہ پشکارا میر حلیہ بودند۔ فلک بہ کام خود دیدہ۔ قاعل و مختار شدہ پتکت آہنا و ستمہ شان بعین و الف ابوالحسن بقید بادشاہ عالمگیر آمد و ملک و قلعہ کو لکندہ داخل ممالک محروسہ شد احمد شہد اللہ۔

بعد ازاں سلاطین برار کا حال ۲ صفحے میں ہے اور شاہان خاندان کا ۴ صفحے میں اسی طرح سلاطین گجرات کا ذکر ۹ صفحے میں ہے اور حکام مالوہ کا ۵ صفحے میں پھر شاہان بنگالہ کا حال ۵ صفحے میں بیان کیا گیا ہے اور حکام سندھ کا ذکر صرف ۲ صفحے میں ہے اور شاہان بلخ و بلتستان کا بیان نصف ہی غیر میں ختم کر دیا گیا ہے شاہان کشر کے لئے ۱۰ صفحے کافی سمجھا گیا ہے۔